وَاعِظُ الجُمُعَۃ

مہمان نوازی کی اہمیت وفضیلت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مہمان نوازی کی اہمیت و فضیلت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مہمان نوازی کی اہمیت وفضیلت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اِیمان کی علامت

برادرانِ اسلام! مہمان نوازی انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی سنّت اور علامتِ اِیمان ہے، اللہ رب العالمین نے قرآنِ حکیم میں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی مہمان نوازی کا باقاعدہ ذکر فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ﴾[۱] "اور یقیناً ہمارے فرشتے (انسانی شکل میں) ابراہیم کے پاس مژدہ (خوشخبری) لے کر آئے، بولے: سلام، کہا: سلام، پھر (حضرت ابراہیم نے) کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بُھنا (ہوا) لے آئے"۔

"تفسیرِ قُرطبی" میں ہے کہ "حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پہلے وہ انسان ہیں

(۱) پ۱۲، هود: ٦٩.

جنھوں نے دنیامیں مہمان نوازی کاطریقہ رائج فرمایا"[1]۔

مہمان نوازی کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل

عزیزانِ محترم! مہمان نوازی کے حوالے سے رسولِ اکرم ﷺ کا طرزِ عمل بڑا مثالی ہے، سروَرِ دوجہاں ﷺ مہمانوں کا بڑا خیال رکھا کرتے، اور انہیں ہمیشہ اپنی ذات پر ترجیح دیتے، یہاں تک کہ مہمان نوازی کی خاطر اگر قرض لینا پڑتا تو اُس سے بھی گریز نہ فرماتے۔ ایک بار سروَرِ دوجہاں ﷺ کے یہاں مہمان حاضر ہوا تو حضور نبیٔ کریم ﷺ نے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی فرمائی۔ حضرت سیّدنا ابو رافع رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ (ایک مہمان کی آمد کے باعث) حضور ﷺ نے مجھے ایک یہودی کے پاس بھیجا اور فرمایا: «يَقُولُ لَكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ الله: أَسْلِفْنِي دَقِيقاً إِلَى هِلَالِ رَجَبٍ» "(اُسے کہنا کہ) رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمایا ہے کہ مجھے کچھ آٹا (بطورِ قرض) دے دو، میں رجب کے چاند (یعنی آغاز) تک ادا کردوں گا" یہودی نے کہا کہ جب تک کچھ گِروی نہیں رکھو گے قرض نہیں دُوں گا، حضرت سیّدنا ابورافع رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں واپس آیا اور سرکارِ دوجہاں ﷺ کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «وَاللهِ إِنِّي لَأَمِينٌ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ، أَمِينٌ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ، وَلَوْ أَسْلَفَنِي أَوْ بَاعَنِي لَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ! اذْهَبْ بِدِرْعِي»[2] "اللہ کی قسم! میں اہلِ آسمان میں امین ہوں اور اہلِ زمین میں بھی امین ہوں، اگر وہ قرض دے دیتا تو میں ضرور ادا کردیتا! (بہرحال اب) تم میری زِرہ (Armour) لے جاؤ (اور گِروی رکھ کر قرض لے آؤ)"۔

---

(۱) "تفسير القُرطُبي" پ۱۲، هود، تحت الآية: ٦٩، الجزء ٩، صـ٥٦.

(۲) "مسند البزّار" مسند أبي رافع مولى رسول الله ﷺ عنه، ر: ٣٨٦٣، ٩/ ٣١٥.

حضور نبیٔ کریم ﷺ کی مہمان نوازی سے متعلق "مصنَّف ابن ابي شَيبہ" میں ہے کہ ایک دیہاتی رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بھوک کی شکایت کی، رسول اللہ ﷺ اپنی (اَزواجِ مطہَّرات کے) گھروں میں تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: «مَا وَجَدْتُ لَكَ فِي بُيُوتِ آلِ مُحَمَّدٍ شَيْئاً» "مجھے آلِ رسول ﷺ کے گھروں میں تمہارے لیے کوئی چیز نہیں ملی" اسی دَوران حضور نبیٔ کریم ﷺ کی بارگاہ میں بھُنی ہوئی بکری پیش کی گئی، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے اُسے دیہاتی (مہمان) کے سامنے رکھ دیا (اور) فرمایا: «اطْعَمْ»[1] "تم کھاؤ" یعنی حضور نبیٔ کریم ﷺ نے کاشانۂ نبوّت میں جاری فاقوں کی پرواہ نہ فرمائی، اور اپنے اہل وعِیال کے مقابلے میں مہمان کو ترجیح دی، اور بطورِ ہدیہ پیش کی جانے والی بھُنی ہوئی بکری سے مہمان کی خاطر تواضُع فرمائی۔

مہمان نوازی کے حوالے سے حضور نبیٔ کریم ﷺ کے اس طرزِ عمل کو سامنے رکھتے ہوئے، اُن لوگوں کو خوب غَور وفکر کرنا چاہیے جو مہمانوں پر اپنی ذات کو ترجیح دیتے ہیں، استطاعت کے باوُجود اُن کی اچھی خاطر تواضُع نہیں کرتے، تنگ دِلی کا مُظاہرہ کرتے ہیں، اور مہمان کی آمد پر غربت اور حالات کا رونا دھونا لے کر بیٹھ جاتے ہیں، اپنے اہل وعِیال کے ساتھ لڑائی جھگڑا شروع کر دیتے ہیں؛ تاکہ مہمان گھر میں غربت اور کشیدہ ماحول دیکھ کر جلد رخصت ہو جائے ...وغیرہ وغیرہ۔ ایسا طرزِ عمل بحیثیت مسلمان ہمیں کسی طَور پر زَیب نہیں دیتا؛ کیونکہ ہم تو اُس نبی ﷺ کے اُمّتی ہیں جو مہمان کی خاطر داری اور مہمان نوازی کے لیے قرض لینے سے بھی گریز نہیں فرماتے تھے!۔

---

(١) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الدعاء، الرجل يصيبه الجوع ...إلخ، ر: ٣٠١٩٥، ١٥/ ٢٩٥.

ہاں اگر کسی کے گھر میں واقعی بہت زیادہ غربت ہو، تو مہمان کو چاہیے کہ اُن کے ہاں اپنے قیام کو طویل نہ کرے، طرح طرح کے کھانوں کی فرمائش نہ کرے، جو مل جائے وہی کھالے، اور بوقتِ رخصت مسلمان بھائی کی دِل جُوئی اور خیر خواہی کی نیّت سے اُن کے بچوں یا گھر والوں کو کچھ پیسے دے؛ تاکہ اُن کی کچھ مدد ہو جائے اور سفید پوشی کا بھرم بھی برقرار رہے!۔

مہمان نوازی میں صحابۂ کرام کا طرزِ عمل

حضراتِ گرامی قدر! حضور نبیٔ کریم ﷺ کی پیروی میں صحابۂ کرام بھی بڑے مہمان نواز تھے، ان حضرات کی مہمان نوازی کا یہ عالَم تھا کہ مہمان کے بغیر کھانا نہ کھاتے، اور مہمانوں کے انتظار میں سارا سارا دن کچھ کھائے پیے بغیر ہی گزار دیا کرتے، اللہ رب العالمین نے صحابۂ کرام کی اس مہمان نوازی کا قرآنِ کریم میں ذکر فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا﴾[1] "تم پر کوئی اِلزام نہیں کہ مِل کر کھاؤ یا الگ الگ"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں کہ "قبیلہ بنی لیث بن عَمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے، کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے، ان کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی"[2]۔ مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم بڑے مہمان نواز ہوا کرتے تھے۔

---

(۱) پ۱۸، النُور: ٦١.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۸، النور، زیرِ آیت:٦١، ص٦٥١۔

اِخلاص کے ساتھ کسی مسلمان کی مہمان نوازی کا اجر

حضراتِ محترم! اِخلاص کے ساتھ کسی مسلمان کی مہمان نوازی، اجر وثواب اور دُخولِ جنّت کا ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا۝۱۱ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا﴾[1] "(اللہ کے نہایت نیک بندے) کھانا کھلاتے ہیں اُس کی محبت پر مسکین، اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو، ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں مانگتے، یقیناً ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے، تو انہیں اللہ نے اُس دن کے شَر سے بچالیا، اور انہیں تازگی اور شادمانی دی، اور اُن کے صبر پر انہیں جنّت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیے"۔

مہمان نوازی جنّت میں داخلے کا سبب ہے

عزیزانِ مَن! مہمان نوازی جنّت میں داخلے کا سبب ہے، حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَقَرَى الضَّيْفَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ»[2] "جو نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے، بیت اللہ کا حج کرے، رمضان کے روزے رکھے، اور مہمان نوازی کرے، وہ جنّت میں داخل ہوگا"۔

---

(۱) پ۲۹، الدھر: ۸- ۱۲.

(۲) "المعجم الكبير" للطَبَراني، باب العين، ر: ۱۲۶۹۲، ۱۲/ ۱۰۶.

حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ أَضَافَ مُؤْمِناً، أَوْ خَفَّ لَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ حَوَائِجِهِ، كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يُخْدِمَهُ وَصِيفاً فِي الْجَنَّةِ»[1] "جس نے کسی مسلمان کی مہمان نوازی کی، یا اس کی حاجات میں سے کوئی حاجت پوری کر دی، اللہ تعالی کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ جنّت میں اُسے خُدّام عطا کرے"۔

مہمان کی آمد خیر وبرکت کا سبب ہے

جانِ برادر! مہمان کی آمد رحمت اور خیر وبرکت کا سبب ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى، مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ»[2] "بھلائی اُس گھر کی طرف کوہان میں چُھری چلنے سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے، جس گھر میں مہمان رات گزارے"۔ یعنی جس گھر میں مہمان ہو وہاں خیر وبرکت انتہائی سُرعت (تیزی) سے آتی ہے۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "اونٹ کی کوہان میں ہڈی نہیں ہوتی، چربی ہی ہوتی ہے، اسے چُھری بہت ہی جلد کاٹتی ہے، اور اس کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے، اس لیے اس سے تشبیہ دی گئی، یعنی ایسے گھر میں خیر وبرکت بہت جلد پہنچتی ہے"[3]۔

گناہوں کی بخشش کا سبب

میرے محترم بھائیو! بعض لوگ گھر میں مہمانوں کی آمد پر بڑی ناگواری کا اظہار

---

(١) "مَكارم الأخلاق" باب آخر في ذلك، ر: ٩٤، صـ٣٤٥.
(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب الأطعِمة، باب الضيافة، ر: ٣٣٥٦، صـ٥٧٢.
(٣) "مرآۃ المناجیح" کھانوں کا بیان، دعوت کا بیان، پہلی فصل، تحتِ حدیث: ۴۲۶۰، ۶/۶۳۔

کرتے ہیں، اور انہیں بوجھ محسوس کرتے ہیں، ایسا طرزِ عمل کسی طَور پر دُرست نہیں؛ کیونکہ مہمان بوجھ نہیں بلکہ اللہ کی رحمت ہے، نیز اُس کا رزق اُس کے ساتھ آتا ہے، جیسا کہ حضرت سیّدنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «الضيفُ ينزل برِزقه، ويرتحل وقد غفرَ الله لأهل المنزل»[1] "جب مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے، اور جب اُس کے ہاں سے جاتا ہے تو اللہ تعالی (مہمان کی آمد کے سبب) صاحبِ خانہ (میزبان) کے گناہ بخش دیتا ہے"۔ لہذا گھر میں مہمانوں کی آمد پر خوشی کا اظہار کریں، ناگواری اور بوجھ خیال نہ کریں، بلکہ انہیں اپنے گناہوں کی بخشش ومغفرت کا ذریعہ وسبب جانیں!۔

مہمان کا احترام واِکرام لازم ہے

حضراتِ گرامی قدر! مہمان کا احترام واِکرام لازم ہے، لہذا مہمان کی خاطر تواضُع میں کمی نہیں کرنی چاہیے، اس مُعاملے میں اللہ جلّ جلالہ سے ڈرنا چاہیے، اور ایسا کوئی عمل یا بات نہیں کرنی چاہیے جس سے مہمان کو تکلیف پہنچے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ﴾[2] "لُوط (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کہا: یہ میرے مہمان ہیں (انہیں رُسوا کرکے) مجھے فضِیحت (شرمندہ) نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رُسوا نہ کرو"۔

اس آیتِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مہمان کی عزّت واحترام میں میزبان کی عزّت ہے، اور مہمان کی ذِلّت ورُسوائی میں میزبان کی ذِلّت ورُسوائی ہے۔

---

(١) "كشف الخفاء ومُزيل الإلباس" حرف الهمزة، ر: ١٩٦، ١/ ٩٦.

(٢) پ١٤، الحجر: ٦٨، ٦٩.

مہمان نوازی کی تاکید

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! احادیثِ مبارکہ میں مہمان نوازی کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ»[1] "جو اللہ تعالی اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے!"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "مہمان کا احترام یہ ہے کہ اس سے خندہ پیشانی سے ملے، اس کے لیے کھانے اور دوسری خدمات کا انتظام کرے، حتَی الاِمکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے، بعض حضرات خود مہمان کے آگے دسترخوان بچھاتے، اُس کے ہاتھ دھلاتے ہیں، یہ اسی حدیث پر عمل ہے، بعض لوگ مہمان کے لیے بقدرِ طاقت اچھا کھانا پکاتے ہیں، وہ بھی اس عمل پر ہے جسے مہمان کی خاطر تواضُع کہتے ہیں۔ (البتہ) اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ جو مہمان کی خدمت نہ کرے وہ کافر ہے، مطلب یہ ہے کہ مہمان کی خاطر تقاضائے ایمان کا ہے، جیسے باپ اپنے بیٹے سے کہے کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو میری خدمت کر، مہمان کی خاطر (تواضُع) مؤمن کی علامت ہے۔ خیال رہے کہ پہلے دن مہمان کے لیے کھانے میں تکلُّف کر، پھر دو ۲ دن درمیانہ کھانا پیش کر، تین ۳ دن کی بھی مہمانی ہوتی ہے، بعد میں صدقہ ہے"[2]۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦١٣٨، صـ١٠٦٩.

(٢) "مرآۃ المناجیح" کھانوں کا بیان، دعوت کا بیان، پہلی فصل، تحتِ حدیث: ۴۲۴۳، ۶/۴۹۔

مہمان کا اچھے انداز سے استقبال

جانِ برادر! مہمان کا اچھے طریقے اور خوش دلی سے استقبال بھی مہمان نوازی میں داخل ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ»[1] "لوگوں کو ان کے مَراتب ودرَجات کے مطابق اُتارو" یعنی ان کے مقام ومرتبہ کے مطابق ان کی عزّت اَفزائی اور مہمان نوازی کرو!۔

مہمان نوازی کی مدّت تین دن ہے

حضراتِ گرامی قدر! مہمان نوازی کی زیادہ سے زیادہ مدّت تین ۳دن ہے، حضرت ابو شُرَیح کعبی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ»[2] "جو شخص اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے، ایک دن رات اس کی خاطرداری ہے (یعنی مہمان کی خوب آؤ بھگت کرے، اور اُس کے لیے اچھا کھانا تیار کرائے)، اور ضِیافت (دعوت) تین ۳دن ہے (یعنی دوسرے اور تیسرے دن درمیانہ کھانا پیش کرے)، اور تین ۳ دن کے بعد صدقہ ہے، اور مہمان کے لیے حلال نہیں کہ (تین ۳دن سے زیادہ) کسی کے ہاں ٹھہر کر اُسے حرج میں مبتلا کرے"۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، ر: ٤٨٤٢، صـ٦٨٤.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، باب إكرام الضيف ...إلخ، ر: ٦١٣٥، صـ١٠٦٩.

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنَّ الضِّيَافَةَ ثَلَاثَةٌ، فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ»[1] "مہمان نوازی تین ۳ دن تک ہے، اور جو اس سے زائد ہو وہ صدقہ ہے"۔

لہذا مہمان کو چاہیے کہ کسی کے گھر تین ۳ دن سے زیادہ قیام نہ کرے؛ کیونکہ ممکن ہے میزبان مالی مسائل کا شکار ہو، اور مہمان کی خاطر داری اور مہمان نوازی کے لیے اس کے پاس مالی وسائل کی کمی ہو، یا اس کے کام کاج کا حرج ہو رہا ہے۔ "صحیح مسلم" میں حضرت سیّدنا ابوشُریح خُزاعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ» "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کے پاس (بطور مہمان) اتنی (زیادہ) دیر تک ٹھہرے کہ اسے گناہگار کر دے" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! وہ (مہمان) اسے کیسے گنہگار کرے گا؟ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ»[2] "(اس طرح کہ) ایک شخص کسی کے ہاں (بطور مہمان اتنی زیادہ دیر) تک ٹھہرے، کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ رہے"۔ ہاں اگر بذاتِ خود میزبان خُلوصِ دل اور محبت سے رُکنے کے لیے کہے، اور اس کی مالی صورتحال بھی مستحکم ہو، تو تین ۳ دن سے زیادہ رُکنے میں حرج نہیں۔

مہمان نوازی نہ کرنے کا نقصان

عزیزانِ مَن! مہمان نوازی نہ کرنے والا خیر وبرکت سے محروم رہتا ہے، حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَا خَيْرَ فِيمَنْ

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مُسند أبي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ر: ٩٥٦٩، ٣/ ٤٢٣.
(٢) "صحيح مسلم" كتاب اللقطة، باب الضيافة، ر: ٤٥١٤، صـ٧٦٦.

لَا یُضِیفُ»[1] "اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو مہمان نوازی نہیں کرتا"۔

بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دو

حضراتِ ذی وقار! اگر کسی شخص نے بطور میزبان ہماری مہمان نوازی میں کوتاہی برتی ہو، تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم بھی جواباً ویسا ہی کریں، بلکہ بحیثیت مسلمان ہمیں چاہیے کہ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دیں، اور اچھے انداز سے اس کی مہمان نوازی کریں۔ حضرت سیّدنا ابو الاَحْوص عَوف بن مالک بن نضلہ جُشَمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک شخص کے پاس گیا لیکن اُس نے میری عزّت وتکریم اور مہمان نوازی نہیں کی، اب وہ میرے ہاں آئے تو کیا میں اُس کی عزّت وتکریم اور مہمان نوازی کروں یا اُس کے کیے کا بدلہ دُوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لاَ، أَقْرِهِ!»[2] "نہیں، بلکہ تم اُسے مہمان بناؤ" یعنی مہمان نوازی کرو، اور عزّت واِکرام سے نوازو!۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "اگر اُس نے تمہارے ساتھ بے مُروتی کی ہے، تم اس سے بے مُروتی نہ کرو، بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دو، (اور) اُس کو حقِ مہمانی دو، رب تعالی فرماتا ہے: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ﴾[3] "سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی کو دُور کرو"[4]۔

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مسند الشامین، حدیث عقبة بن عامر الجُهَني، ر: ١٧٤٢٤، ٦/ ١٤٢.

(٢) "سنن الترمذي" كتاب البِرّ والصِلة، باب ما جاء في الإحسان والعفو، ر: ٢٠٠٦، صـ٤٦٣.

(٣) پ١٨، المؤمنون: ٩٦.

(۴) "مرآۃ المناجیح" کھانوں کا بیان، دعوت کا بیان، دوسری فصل، حدیث: ۴۲۴۸، ۶/ ۵۵۔

مہمان نوازی کے چند آداب

حضراتِ گرامی قدر! میزبان کے لیے مہمان نوازی کے متعدّد آداب ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) میزبان کو چاہیے کہ نیک اور پرہیزگار لوگوں کو اپنا مہمان بنائے۔

(۲) مہمان کی بھرپور عزّت واِکرام کرے، اُسے اللہ کی رحمت جانے، اور اُس کی آمد پر خوشی کا اظہار کرے۔ (۳) شادی بیاہ یا کوئی اَور خوشی کا موقع ہو تو صرف سیاستدانوں، کاروباری شخصیات اور مالداروں کو دعوت نہ دے، بلکہ اپنی خوشی میں غریبوں کو بھی شریک کرے، اور انہیں بھی اپنا مہمان بنائے۔ (۴) وقتاً فوقتاً اپنے عزیز واَقارب اور رشتہ داروں کو بھی مہمان بنائے؛ تاکہ باہم محبت میں اِضافہ ہو، اور صِلہ رحمی کے حکم پر بھی عمل ہو۔ (۵) جب مہمان آجائے تو نہایت خوش دلی اور پُرجوش طریقے سے اُس کا استقبال کیا جائے۔ (۶) مہمان کی آمد کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو اُسے عمدہ اور لذیذ کھانا پیش کیا جائے۔ (۷) جب تک مہمان کھانا کھا رہا ہو، میزبان کو چاہیے کہ اُس وقت تک اپنا ہاتھ کھانے سے نہ روکے؛ تاکہ مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھا سکے، ورنہ ممکن ہے کہ مہمان تکلُّف سے کام لے اور بھوکا رہ جائے۔ (۸) میزبان کو چاہیے کہ مہمان کے پاس زیادہ سے زیادہ وقت گزارے، اس کی بات کو توجہ سے سُنے، اور اکتاہٹ وبے زاری کا اظہار نہ کرے۔ (۹) ایسا کوئی کام یا بات نہ کی جائے جو مہمان کے لیے اَذیت اور تکلیف ودُکھ کا باعث ہو۔ (۱۰) اگر مہمان کا ارادہ قیام کا ہو تو اُس کے رہنے کے لیے مناسب انتظام کیا جائے، اور اُس کے لیے صاف ستھرا بستر بچھایا جائے۔ (۱۱) اگر مہمان رخصت ہونا چاہے تو اُسے دروزے تک رخصت کرنے آئے، اور حقِ مہمانی میں کمی کوتاہی پر معذرت طلب کرے۔

مہمان کے لیے چند ضروری آداب

میرے محترم بھائیو! جس طرح میزبان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مہمان نوازی کے آداب کو بجالائے، اسی طرح مہمان پر بھی لازم ہے کہ بطور مہمان جب کسی کے گھر جائے تو درج ذیل اُمور پیشِ نظر رکھے:

(۱) مہمان کو چاہیے کہ کسی کے گھر پر بغیر پیشگی اطلاع نہ جائے؛ کیونکہ ممکن ہے کہ صاحبِ خانہ گھر پر نہ ہو، یا وہ کسی اہم کام میں مصروف ہو، جس کے باعث مہمان کو وقت دینے سے قاصر ہو۔ (۲) مہمان کو چاہیے کہ کھانے وغیرہ کی فرمائش نہ کرے، بلکہ جو مل جائے خوشی خوشی کھالے۔ ہاں اگر میزبان کے ساتھ مہمان کی بے تکلُّفی ہے، اور اس کا فرمائش کرنا میزبان کے لیے خوشی کا سبب ہوگا، تو فرمائشی کھانے پکوانے میں بھی حرج نہیں۔ (۳) میزبان کے گھر، کھانے اور بستر وغیرہ میں عیب نہ نکالے، بلکہ اگر مہمان نوازی سے خوش ہو تو بھرپور تعریف کرے؛ کہ مہمان کا تعریف کرنا میزبان کے لیے خوشی ومسرّت کا باعث ہوتا ہے۔ (۴) بطور مہمان کسی کے گھر میں تین ۳ دن سے زائد قیام نہ کیا جائے؛ کہ یہ اُن کے لیے حرَج کا باعث ہوگا۔ (۵) جب کسی کے گھر سے رخصت ہونے لگے، تو اَہلِ خانہ کی جان، مال، عزّت، آبرُو، رزق اور اَولاد وغیرہ میں برکت کے لیے خوب دعا کرے؛ کہ کھانا کھلانے اور مہمان نوازی کرنے والے کے لیے دعا کرنا سنّت ہے، حضرت مِقداد بن اَسْوَد رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي»[1] "اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تُو اسے کھلا، اور جس نے مجھے پلایا تُو اسے کو پلا" یعنی ان کے رزق میں برکت عطا فرما!۔

---

(۱) "صحیح مسلم" کتاب الأشربة، باب إكرام الضيف ...إلخ، ر: ٥٣٦٢، صـ٩١٨.

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو، اور بزرگو! دینِ اسلام میں مہمان نوازی کی بڑی اہمیت اور قدر و منزلت ہے، مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مادّہ پرستی اور مفاد پرستی کے اس دَور میں ہم مسلمان اس بہترین صفت سے عاری ہوتے جارہے ہیں، اور وسائل ہونے کے باوُجود اپنے عزیز رشتہ داروں، بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ ساتھ غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی مہمان نوازی سے کتراتے ہیں، ان کی مہمان نوازی کو سعادت کے بجائے مالی بوجھ اور پیسے کا ضِیاں سمجھتے ہیں، جبکہ ایسا طرزِ عمل اسلامی تعلیمات اور ایک مسلمان کی شان کے مُنافی اَمر ہے، جسے کسی طَور پر بھی دُرست قرار نہیں دیا جاسکتا!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت و فضیلت سمجھنے کی توفیق عطا فرما، مہمان کی خاطر تواضُع کی سعادت عطا فرما، مہمان کی آمد کو ہمارے لیے باعثِ رحمت بنا، گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنا، مہمان نوازی کی سنّت پر عمل کا جذبہ عنایت فرما، مہمان کے ساتھ خوش دلی کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرما، مہمانوں کی آمد پر ناگواری کا اظہار کرنے سے بچا، اور ان کی آمد کو بوجھ خیال کرنے جیسی جاہلانہ سوچ سے بچا!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.